سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّة

بقرة آية: 24 بلاغة

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (٢٤)

١ -إيجاز القصر في قوله : « فاتقوا النار » والإيجاز هو جمع المعاني الكثيرة تحت اللفظ القليل مع الإبانة والإفصاح.

اللہ تعالی کے فرمان فاتقواالنار میں ایجاز قصر ہے۔اور بہت سے معانی کو وضاحت کے ساتھ تھوڑے سے الفاظ میں جمع کر دینے کو ایجاز کہا جاتا ہے۔

٢ -إيجاز الحذف في قوله « فاتقوا النار » أيضا وإيجاز الحذف يكون بحذف كلمة أو جملة أو أكثر مع قرينة تعين المحذوف لأن من اتقى النار عصم نفسه عن جميع الموبقات التي يطول تعدادها.

اللہ تعالی کے فرمان فاتقواالنار میں ایجاز حذف بھی ہے۔اور یہ کسی کلمہ یا جملہ کو حذف کرنے سے ہوتا ہے کسی ایسے قرینے کے ساتھ جو محذوف کو متعین کر دے۔کیونکہ جو آگ سے بچ گیا اس نے اپنے آپ کو ان تمام ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچالیا جن کو شمار کرنا طوالت کا باعث بنے گا۔

 © copy rights reserved

فصلِ اول: ایجاز کا بیان

ایجاز کی تعریف:

"ایجاز" باب افعال کا مصدر ہے اس کے لغوی معنی ہیں: اختصار اور اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ معنی مقصودی کو متعارف عبارت سے کم الفاظ میں تعبیر کرنے کو ایجاز کہتے ہیں، یعنی معنی مقصود کو ایسی عبارت سے ادا کرنا جو اس معنی کی نسبت سے اگرچہ کم ہو، لیکن غرض اس سے پوری ہو جاتی ہو، جیسے "أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ" (سورۃ الاعراف:۵۴) اس آیت میں ہر چیز داخل ہے (۱)۔

ایجاز کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ ایجازِ قصر ۲۔ ایجازِ حذف

۱۔۔۔ایجازِ قصر کی تعریف:

ایجازِ قصر وہ طریقہ تعبیر ہے جس میں حذف کے بغیر معانی کثیرہ کو نہایت مختصر عبارت میں بیان کیا گیا ہو، یعنی الفاظ کم ہوں اور معانی زیادہ ہوں، جیسے " الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ" (سورۃ البقرۃ:۳) اس آیت میں لفظِ "غیب" قبر، حشر، میزان، صراط، جنت، جہنم، ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام وغیرہ سب کو شامل ہے، بلکہ تمام مغیبات اس مختصر لفظ میں داخل ہیں۔ اور اسی طرح یہ آیت ہے۔ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ" (سورۃ البقرۃ:۱۷۹) اس آیت کا مفہوم بہت وسیع ہے، کیونکہ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کوئی انسان دوسرے کو قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا تو اس سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان دوسرے انسان کو قتل نہ کرے اور جب کوئی انسان دوسرے کو قتل نہیں کرے گا تو اس سے قصاص کا حکم خود بخود مرتفع ہو جائے گا تو اس سے تمام انسانوں کا قتل ختم ہو جائے گا (۱)۔

فصلِ دوم: ایجازِ حذف کا بیان

ایجاز حذف کی تعریف:

ایجازِ حذف وہ طریقہ تعبیر ہے جس میں کسی کلمہ، یا جزء کلمہ، یا ایک جملہ، یا ایک سے زائد جملوں کو حذف کر کے مقصودی بات کو بیان کیا گیا ہو (۱)، جیسے "وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ" (سورۃ یوسف:۸۲) یہاں مضاف محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہے۔ "أَي وَاسْأَلِ أَهْلَ الْقَرْيَةِ"۔

© copy rights reserved

٣ –الاعتراض :في قوله : « و لن تفعلوا » وهو يأتي في الكلام الأغراض كثيرة، والغرض هنا التأكيد بأن ذلك غير متاح لهم ولو جهلوا وتضافرت هممهم عليه ومن روائعه قول عوف بن محلم الخزاعي:

اللہ تعالی کے فرمان ولن تفعلوا میں اعتراض ہے۔اور یہ اعتراض کلام میں کئی مقاصد کے لیے آتا ہے۔اور یہاں اس کا مقصد یہ تاکید کرنا ہے کہ یہ ان کے لیے ممکن ہی نہیں ہے اگرچہ وہ جتنی بھی محنت کرلیں اور اس پر جتنی بھی ہمت دکھالیں۔

الفوائد:

فشل محاولات التحدي :دعا القرآن قريشا الى أن تحاول محاكاة القرآن تحديا لها في مواطن كثيرة أبرزها الآية التي نحن بصددها ويظهر أنها حاولت أن ترّد على هذا التحدي فعجزت عن هذا في حياة النبي صلى الله عليه وسلم ولم تنقطع الرغبة في تقليد القرآن بعد حياته، فقد حاول مسيلمة الكذاب الذي ظهر باليمامة في بني حنيفة وطليحة بن خويلد الذي تنبأ في بني أسد والأسود العنسي الذي تنبأ في اليمن وسجاح التي ظهرت في بني تغلب ولا سبيل الى الجزم بأن الكلام الذي جاء به هؤلاء منسوب إليهم حقيقة بل نرجّح أنه من تخّيل القصّاص المتأخرين، فمن هذا الكلام المتهافت الذي نسب الى مسيلمة انه كان يقول : « يا ضفدع بنت ضفدعين، نّقي ما نقين، نصفك في

فوائد: چیلنج کی تمام کوششوں کا ناکام ہونا:

قرآن مجید نے قریش کو چیلنج کرتے ہوئے کئی بار کئی مقامات پر اس بات کی دعوت دی کہ وہ قرآن جیسی حکایت لے آئیں۔ان میں سے سب سے نمایاں یہ آیت ہے جس کا ہم مطالعہ کررہے ہیں۔اور یہ بات واضح ہے کہ انہوں نے اس چیلنج کا جواب دینے کی کوشش کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اس بات سے عاجز رہے۔اور آپ کی زندگی کے بعد بھی ان کی قرآن مجید کا نقل بنانے کا شوق ختم نہیں ہوا،

تو مسیلمہ کذاب جو یمامہ میں بنو حنیفہ میں ظاہر ہوا،اور طلیحہ بن خویلد جس نے بنو اسد میں نبوت کا دعوی کیا،اور اسود عنسی جس نے یمن میں نبوت کا دعوی کیا اور سجاح جو بنو تغلب میں ظاہر ہوئی،ان سب نے یہ کوشش کی۔اور اس بات کی قطعی تصدیق کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ان لوگوں نے جو کلام پیش کیا وہی ان کی طرف منسوب ہے۔ہم تو اس بات کو راجح قرار دیتے ہیں کہ یہ سب بعد والے قصہ گو حضرات کی تخیلاتی باتیں ہیں۔تو اسی طرح کے فضول اور بے وقعت کلام میں سے وہ کلام ہے جو مسیلمہ کی طرف منسوب ہے۔